كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

چوہدری محمد اشرف باجوہ بھی جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

دارالاسلام پٹھانکوٹ سے لے کر منصورہ تک میں نے اس مردِ سروقامت کے چہرۂ روشن کو ہر مرحلہ میں اپنے سامنے دیکھا۔ کم سخن مگر صداقت بیان۔ خواہ مخواہ کی تقریر بازیوں اور نکتہ آفرینیوں کے بغیر کام کی بات اجمال سے کہہ دینا اور تنقیدی یا اختلافی بات کرنی ہو تو بڑے ٹھہراؤ سے کہہ دینا، یہ ان کے کمالات تھے۔

اس پورے عرصۂ ربط میں میں نے نہیں جانا کہ ان کی طرف سے کسی کو اذیت پہنچی ہو بلکہ منصورہ کی قریبی رہائش کے بعد تو مزید اسرار و رموز کھلے کہ یہ شخص تو دوسروں کی خدمت سے خوشی حاصل کرتا ہے۔ اور آج یہ حقیقت بھی مجھے تحیر کے ایک چکر میں ڈالے ہوئے ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم نے جماعت یا کسانوں کے لیے کام کرتے ہوئے نہ کبھی کوئی معاوضہ لیا اور نہ سفر خرچ۔ وہ رتبۂ بلند الگ کہ دین اور انسانیت کے لیے مسلسل انفاق کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ملایئے، تہجد اور اشراق اور چاشت کے نفل، اور پھر سوچیئے کہ آج کرداروں کے کتنے آئینوں میں اسلاف کا اتنا پرتو رہ گیا ہوگا۔ حق یہ ہے کہ صفِ اوّل میں چوہدری صاحب جیسے دس پانچ افراد ایسے تھے جن کی برکت سے ہم تمام لوگ نظریہ و نصب العین اور رزقِ حلال اور صدقِ مقال اور جہادِ دعوت کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہے۔ یہ قیمتی لوگ جب ایک ایک کر کے اٹھنے لگے تو اندیشہ ہوا کہ کہیں ہمارا مخصوص رنگ اُڑنے نہ لگے۔ اشرف صاحب کے رخصت ہونے کے بعد دل اور بھی مضطرب ہو گیا ہے۔ مگر اصل دار و مدار تو خدا پر ہے۔ وہ ہے تو دین بھی قائم اور داعیانِ دین بھی سلامت!

چوہدری اشرف باجوہ صاحب کی قدر میری نگاہ میں اس لیے بھی بہت بڑھ گئی کہ اُن کے گھر کی فضا بہت اچھی ہے۔ اور ان کے جوان صاحبزادے ایسے حلیم اور متواضع اور خوش اخلاق ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ کیسے شخص کی شفقتوں اور توجہات نے ان کو سانچے میں ڈھالا۔ اب یہ بچے باپ کے مشن کا علم بلند تر کریں گے۔ یہ ایک اچھا باغ انہوں نے میراث میں چھوڑا ہے جو ہر سال ثواب کے پھل اُن کو دیتا رہے گا۔

چوہدری محمد اشرف باجوہ ۱۹۲۳ء میں تلونڈی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں زرعی کالج لائل پور سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور ساتھ ہی بطور انسپکٹر زراعت ملازمت کا آغاز کیا۔ ملازمت کے دوران ہی میں مولانا مودودیؒ سے رابطہ ہوا اور دارالاسلام پٹھانکوٹ جاتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں ملازمت چھوڑ کر صادق آباد میں اقامت اختیار کی اور جماعتِ اسلامی کے رکن بن گئے۔ صادق آباد کی غلہ منڈی میں کاروبار بھی کیا جو اب تک جاری ہے۔ مسجدیں بھی بنائیں اور مدرسے بھی چلائے۔ نیشنل گارڈ ضلع رحیم یار خاں کے اہتمام سے جہادِ کشمیر کے محاذ پر سات آٹھ ماہ تک خدمات انجام دیں۔ کاشت کاروں کے ایک وفد کے ساتھ چین کا مطالعاتی دورہ کیا۔ وہ صدر کسان بورڈ پاکستان بھی تھے۔ مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ جماعت اسلامی پاکستان کے ممبر بھی۔ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، پاکستان زرعی تحقیقاتی سنٹر، پاکستان ایگریکلچر پرائس کمیشن، ٹوبیکو بورڈ، رائس بورڈ وغیرہ اداروں میں کاشت کاروں کی نمائندگی کرتے رہے۔

۲۴/۳/۸۸ کو کمزوری محسوس کی، ۴/۴/۸۸ کو منصورہ ہسپتال میں داخل ہوئے، ۶/۴/۸۸ کو شیخ زید ہسپتال میں منتقل ہوئے اور ۹/۴/۸۸ کو سفرِ دارالبقا پر روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو رحمت و مغفرت سے نوازے، ان کے گھر والوں اور تمام اہل خاندان کو نہ صرف صبر دے، بلکہ مرحوم کا سا جذبۂ خدمتِ دین و انسانیت عطا کرے، وہ ان کے پھولوں کو ان کی جدائی کے صدمے کی تلافی کے لیے اپنی خاص نوازشات سے حصہ دے۔ آمین!